عقابوں کی مانند

مصنف: ریورنڈ سیموئیل گل

عمانوایل پبلی کیشنز موبائل نمبر 0300-8344201

Www.facebook.com/AAS.Urdu

عقابوں کی مانند

''لیکن خداوند کا انتظار کرنے والے ازسرِ نو زور حاصل کریں گے۔ وہ عقابوں کی مانند بال و پر سے اُڑیں گے۔ وہ دوڑیں گے اور نہ تھکیں گے، وہ چلیں گے اور ماندہ نہ ہوں گے۔''　　(یسعیاہ باب ۴۰، آیت ۳۱)

دُنیا میں عقابوں کی تقریباً ساٹھ انواع ہیں۔ عقاب سائز میں ایک بڑا، خوب صورت اور طاقت ور پرندہ ہے۔ اِس کے پروں کی لمبائی دو میٹر تک ہوتی ہے۔ اِسے پرندوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ یہ برِ اعظم انٹارکٹکا اور نیوزی لینڈ کے علاوہ دُنیا کے تمام ممالک میں پایا جاتا ہے۔ اِس کی زیادہ تر اقسام اکثر یورپ، ایشیاء اور افریقہ میں پائی جاتی ہیں۔ اِس کی دو اقسام شمالی امریکہ، وسطی و جنوبی امریکہ اور تین آسٹریلیا میں پائی جاتی ہیں۔

اِس کا وزن پانچ سو گرام سے لے کر چھ کلو ستر گرام تک ہوتا ہے۔ اِس کا آشیانہ یا گھونسلہ پہاڑوں کی چٹانوں میں ہوتا ہے اور یہ آسمان کی بلندیوں میں دس ہزار

فٹ کی اُونچائی تک پرواز کرتا ہے۔ اِس کی نظر بہت تیز ہوتی ہے۔ اِس کی بینائی انسانوں سے پانچ گنا زیادہ ہوتی ہے۔ایک پرواز کرتا ہوا عقاب دوسرے پرواز کرتے ہوئے عقاب کو پچاس میل دُور سے دیکھ سکتا ہے اور دو میل دُور سے زمین پر ایک خرگوش بھی اِس کی نظر سے چھپ نہیں سکتا۔ عقاب ایک سو مربع میل کے علاقہ میں اپنی خوراک یا شکار کی تلاش کرتا ہے اور وہ اِسے اپنا علاقہ تصور کرتا ہے۔ وہ کسی دوسرے عقاب کو وہاں آنے نہیں دیتا۔

پرانے زمانہ میں جہاں عقاب زمین پر اُترتا تھا وہاں نئے شہر کی تعمیر کی جاتی تھی۔ اینگلیکن کلیسیا کی روایت کے مطابق عقاب کو خوشخبری پھیلانے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔قدیم یونانیوں کے مطابق زیوس **Zeus** دیوتا نے عقاب کی صورت اختیار کر لی۔ مقامی امریکی لوگ (ریڈ انڈینز) تواریخی طور پر دُوسرے قبیلہ کے لوگوں کو اور غیر مقامی معزز لوگوں کو عقاب کا پَر پیش کرتے تھے۔عقاب طاقت، آزادی، عظمت اور الٰہی موجودگی کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ اگر ہم عقاب کا مطالعہ و مشاہدہ کریں تو اُس میں کئی خوبیاں وخصوصیات پائی جاتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں؛

1: عقاب کی نظر بہت تیز ہوتی ہے:

اِس کے دیکھنے کی صلاحیت انسان سے پانچ گنا زیادہ ہوتی ہے۔ دورانِ پرواز یہ اُن جانوروں کو بھی شکار کر لیتا ہے جو زمین یا درختوں کے ساتھ اپنا رنگ بدل لیتے ہیں یعنی Camouflage کیموفلاج کر لیتے ہیں یعنی ایسے جانور جو جس رنگ یا ماحول میں جائیں، ویسا ہی رنگ دھار لیتے ہیں۔ اگر مٹی میں چلیں تو مٹی والا رنگ لے لیتے ہیں، اگر گھاس، پودوں یا ریت میں جائیں تو اُس جگہ جیسا رنگ اپنے اُوپر لے لیتے ہیں۔ یہ خوبی قدرت نے اُنہیں دی ہے اور اِس بناء پر وہ اپنے دشمن جانوروں سے بچ جاتے ہیں لیکن عقاب اُن جانوروں کو جس رنگ میں بھی رنگے جائیں، پہچان لیتا ہے۔ عقاب کو قدرت نے یہ خوبی عطا کی ہے۔

اِس نکتے میں عملی سبق یہ ہے کہ ہم بھی بطور ایمان دار یا بطور لیڈر بصارت، نظر، رویت اور رویا کو ٹھیک، صاف و واضح رکھیں۔ خُداوند پولس پر ظاہر ہوا اور وہ اگرؔپا بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا اور کہنے لگا، ''اِس لیے اَے اگرؔپا بادشاہ! مَیں

اُس آسمانی رویا کا نافرمان نہیں ہوا۔'' (اعمال ۲۶:۱۹) جو کچھ اُس نے دیکھا تھا اُس پر قائم رہا۔

خُدا دُعا، کلام اور ایمان کے وسیلے بھی رویا دیتا ہے۔ رویا (Vision) وہ شے یا عمل ہے جس میں بطور لیڈر آپ جو کچھ سوچ رہے ہیں، دیکھ رہے ہیں وہ باقی لوگ نہیں دیکھ سکتے۔ یہ سب کچھ ایمان کی آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے۔ جب باطن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں تو نادیدہ حالات بھی دیدنی بن جاتے ہیں۔ ایک لیڈر کے لیے صاف اور واضح رویا کا ہونا بہت ضروری ہے۔

''جہاں رویا نہیں وہاں لوگ بے قید ہو جاتے ہیں'' (امثال ۲۹:۱۸) یعنی برباد ہو جاتے ہیں۔ رویا ہمیں حدود و قیود میں رکھتا ہے۔ ہم ایک خاص نکتے پر اپنی ساری توجہ رکھتے ہیں اور آخر کار خدا کامیابی بھی عطا کرتا ہے۔ اپنے کام پر توجہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ ''شریعت کی یہ کتاب تیرے مُنہ سے نہ ہٹے بلکہ تجھے دِن اور رات اِسی کا دھیان ہو تاکہ جو کچھ اِس میں لکھا ہے اُس سب پر تُو احتیاط کر کے عمل کر سکے کیوں کہ تب ہی تجھے اقبال مندی کی راہ نصیب ہو گی اور تو خوب

کامیاب ہوگا۔'' (یشوع ۱:۸)

2: بلند تخیلاتی، تصوراتی اور رُوحانی سوچ:

عقاب بہت بلندی پر اڑتا ہے ۔ ایک ایمان دار اور ایک رہنما کی رویا میں بھی بلندی اور وسعت ہو۔ اِسی طرح عام نقطۂ نگاہ سے بھی اُس کی تخیلاتی اور تصوراتی سوچ بلند ہو۔ اُس کی روحانی سوچ بھی بلند ہو۔ ''عالم بالا کی چیزوں کے خیال میں رہو نہ کہ زمین پر کی چیزوں کے۔'' (کلسیوں ۳:۲)

''سادہ زندگی گزاریں اور بلند سوچیں کیوں کہ خدا بلند روحانی سوچ ہی کو اپنے جلال کے لیے ایک بلند اور اعلیٰ حقیقت میں تبدیل کر دیتا ہے۔''

3: عقاب اپنے شکار کے سائز اور طاقت سے خوف زدہ نہیں ہوتا:

دورانِ پرواز اِس کی نگاہیں اپنے شکار پر رہتی ہیں اور یہ ایک بے خوف پرندہ ہے۔ یہ اپنے شکار کے سائز اور اُس کی طاقت سے بالکل خوف زدہ نہیں ہوتا۔ یہ

نہ گھبراتا ہے اور نہ اپنی شکست تسلیم کرتا ہے۔ یہ بکریوں کو بھی اٹھا لیتا ہے اور پھر اُنہیں پہاڑوں کی چٹانوں سے پھینک کر اُن کی ہڈی پسلی ایک کر دیتا ہے اور پھر ضیافت اڑاتا ہے۔

خُدا نے اِس پرندے کے اندر عملی طور پر یہ فطرت رکھی ہے کہ وہ خوف زدہ نہیں ہوتا یعنی وہ ہر چیلنج کا مقابلہ کرتا ہے اور پیچھے نہیں ہٹتا۔ ہمیں بھی کلامِ مقدّس میں نصیحت کی گئی ہے کہ ہم اپنے دشمن کی طاقت سے خوف زدہ نہ ہوں۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ بطور مسیحی یا ایک رہنما جب ہم چیلنجز اور مشکلات میں سے گزریں تو گھبرا نہ جائیں بلکہ اُن کا ڈٹ کر مقابلہ کریں اور خُداوند کے نام میں فتح پائیں۔

''جو مجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں مَیں سب کچھ کر سکتا ہوں۔'' (فلپیوں ۴:۱۳)

''کیوں کہ خُدا نے ہمیں دہشت کی رُوح نہیں بلکہ قدرت اور محبت اور تربیت کی رُوح دی ہے۔'' (۲۔تیمتھیس ۱:۷)

''اَے بچو! تم خُدا سے ہو اور اُن پر غالب آ گئے ہو کیوں کہ جو تم میں ہے وہ اُس

سے بڑا ہے جو دُنیا میں ہے۔'' (۱-یوحنا ۴:۴)

4: عقاب طوفانوں کا مقابلہ کرتا ہے:

عقاب طوفانوں سے بالکل خوف زدہ نہیں ہوتا بلکہ بڑے اطمینان کے ساتھ تیز طوفان میں بیٹھا رہتا ہے۔''کسی بات کی فکر نہ کرو'' (فلپیوں ۴:٦)۔

جب کہ دوسرے تمام پرندے اڑ جاتے اور اپنی محفوظ پناہ گاہوں میں جا کر چھپ جاتے ہیں۔ یہ اِس طوفان سے فائدہ اٹھاتا ہے اور اِس کی مدد سے بلندی میں پرواز کرتا ہے اِس طرح یہ طوفان کو اپنے حق میں استعمال کرتا ہے۔

5: عقاب براہٗ راست سورج کی طرف دیکھ کر بھی اڑ سکتا ہے:

یہ واحد پرندہ ہے جو سورج کی سمت بھی پرواز کر سکتا ہے۔ سورج کی تیز روشنی کا اِس کی آنکھوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ ایسا جان دار ہے جو طوفانوں، آندھیوں، تند و تیز ہواؤں اور سورج کی تیز شعاعوں کے باوجود آسمان کی بلندیوں پر

باآسانی پرواز کر لیتا ہے۔ بطور ایمان دار ہم بہت دفعہ بے دل ہو جاتے ہیں۔ ''اگر تُو مصیبت کے دن بے دل ہو جائے تو تیری طاقت بہت کم ہے'' (امثال ۲۴:۱۰)۔ ضرور ہے کہ ہم اپنی آس اور اُمید صرف اور صرف خدا پر ہی لگائیں، ثابت قدم رہیں اور اپنے حوصلوں کو ہمیشہ بلند رکھیں۔ ''پس اَے میرے عزیز بھائیو! ثابت قدم اور قائم رہو اور خُداوند کے کام میں ہمیشہ افزائش کرتے رہو کیوں کہ یہ جانتے ہو کہ تمہاری محنت خداوند میں بے فائدہ نہیں ہے'' (۱-کرنتھیوں ۱۵:۵۸)۔ ضرور ہے کہ ہم ہر وقت ''ایمان کے بانی کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں'' (عبرانیوں ۱۲:۲)۔ بطور گناہ گار کوئی بھی انسان مسیح یسوع کی سمت میں سفر نہیں کر سکتا بلکہ اُس سے دُور ہی ہوتا چلا جاتا ہے۔ مگر ایمان دار بڑی دلیری کے ساتھ آفتابِ صداقت یعنی خداوند یسوع مسیح کی سمت میں پرواز کرتا ہے اور مسیح میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

6: عقاب شور نہیں کرتا:

باقی پرندے دورانِ پرواز اور زمین پر ہوتے ہوئے شور کرتے ہیں جیسے کبوتر،

طوطے، چڑیاں کوے وغیرہ لیکن عقاب ایسا نہیں کرتا۔ یہ اپنی پرواز بھی نہایت خاموشی سے کرتا ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ یہ شکایت نہیں کرتا، ''سب کام شکایت اور تکرار بغیر کیا کرو'' (فلپیوں ۲: ۱۴)۔ یہ ایمان دار کے لیے ضروری ہے کہ بغیر بڑبڑائے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے۔ ''جو کام کرو جی سے کرو۔ یہ جان کر کہ خُداوند کے لیے کرتے ہو نہ کہ آدمیوں کے لیے۔'' (کلسیوں ۳: ۲۳) آدمیوں کو دکھاوے کے لیے کام نہ کرو۔ اپنے کام سے کام رکھنا ضروری ہے اور اپنے کام میں مگن رہنا اچھا ہے۔ شکایت کرنے والا روّیہ ہماری طاقت کو خشک کر دیتا ہے اور ہماری کارکردگی کو بُری طرح متاثر کرتا ہے اور تخلیقی قوت کو مسل دیتا ہے۔

7: عقاب مُردہ جانور نہیں کھاتا:

عقاب اپنا شکار خود مار کر کھاتا ہے۔ جب کہ بہت سے پرندے ایسے ہیں جو مُردہ جانور کھا لیتے ہیں لیکن عقاب کی سرِشت میں ایسا نہیں ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ بطور ایمان دار یا بطور مسیحی رہنما ہمیں اپنی رُوحانی صحت کے لیے کلام کی تازہ

خوراک لینی چاہیے۔ ہر روز کلامِ مُقدّس کا مطالعہ کریں اور جو کچھ ہم پڑھیں اُس پر سوچ و بچار بھی کریں، نوٹس بھی لکھیں۔ اِس کے ساتھ دُوسری امدادی کتابیں پڑھیں۔ مسیحی کتابوں کا مطالعہ ہمارے ذہن کو کھولتا ہے، ہمیں ذہنی وسعت عطا کرتا ہے۔ آپ جس طرح کی کتابوں کا مطالعہ کریں گے ویسی ہی آپ کی شخصیت ہوگی۔ ہمیں ہر روز اپنے آپ کو سماجی، اخلاقی، ذہنی و رُوحانی طور پر بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

خدمت کے میدان میں بھی ضرورت ہے کہ ہم وہاں پر کام کریں جہاں پہلے کسی نے نہیں کیا۔ آج کل ایسا ہوتا ہے کہ ایک نئی تنظیم بنتی ہے اور جہاں پہلے کوئی دوسرا شخص یا تنظیم کام کر رہی ہوتی ہے اُن ہی کے کام کو خراب کرنا شروع کر دیتے ہیں اور وہ اِسے خدمت گردانتے ہیں۔ پولُس رسول لکھتا ہے کہ ''مَیں نے یہی حوصلہ رکھا کہ جہاں مسیح کا نام نہیں لیا گیا وہاں خوشخبری سناؤں تاکہ دوسرے کی بنیاد پر عمارت نہ اُٹھاؤں۔ بلکہ جیسا لکھا ہے ویسا ہی ہو کہ جن کو اُس کی خبر نہیں پہنچی وہ دیکھیں گے اور جنہوں نے نہیں سُنا وہ سمجھیں گیا۔'' (رُومیوں ۱۵: ۲۰-۲۱)

8: وہ اپنے آپ کو ایک جیون ساتھی کے لیے وقف کر دیتا ہے:

مادہ عقاب نر عقاب سے بڑا ہوتا ہے۔ عقاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اپنی موت تک تمام زندگی ایک ہی مادہ عقاب کے ساتھ گزارتا ہے۔ یہ اُس کی Commitment یا وفاداری کی تصویر ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایک ساتھی کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ بطور ایک مسیحی یا بطور ایک لیڈر اور رہنما خاندانی زندگی میں اپنے آپ کو وقف کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک شریکِ حیات کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔ جو کام، پیشہ، خدمت، منادی ہم کر رہے ہیں اُس میں Commitment کی ضرورت ہے۔ اُس کام کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دینا ہے۔ ضرور ہے کہ ایک مسیحی ایمان دار یا لیڈر خدا، خدمت، اپنے شریکِ حیات اور خاندان کے ساتھ وفادار ہو۔

9: عقاب تنہا ہی پرواز کرتا ہے:

باقی کئی پرندے تو جنڈ کی صورت میں اڑتے ہیں؛ چڑیاں، کوے، کبوتر وغیرہ لیکن

عقاب تنہا ہی اڑان بھرتا ہے۔ یہ بھی ایک لیڈر کی زندگی کا حصّہ ہے کہ اکثر اکیلا ہی رہ جاتا ہے اور اُسے خود ہی کئی کام اور ذمہ داریاں سرانجام دینا پڑتی ہیں۔ بطور لیڈر اکثر آپ کے ساتھ بہت سے لوگ ہوں گے لیکن خاص موقعوں پر یا مشکل اوقات میں تنہا ہی ہر صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ خود خُداوند یسوع مسیح جب صلیب پر گئے تو تمام شاگرد اُنہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ صرف یوحنا اور یسوع کی ماں صلیب کے نیچے تھیں۔ گتسمنی باغ میں دعا کے دوران وہ اکیلا تھا جب اُسے پکڑ کر لے گئے وہ اکیلا رہا۔ صلیب پر بھی وہ اکیلا ہی تھا۔ عقاب تنہا ہی اڑتا ہے اور بلندیوں پر اڑتا ہے۔

10: عقاب اپنے بچوں کی تربیت کرتا ہے:

یہ گھونسلے میں اپنے بچوں کے ہمراہ رہتا ہے۔ جب بچے کچھ بڑے ہو جاتے ہیں تو یہ گھونسلہ زور سے ہلاتا ہے اور بچے گھونسلہ سے گرتے ہیں گھونسلہ بہت بلندی پر ہوتا ہے۔ جب اِس کا بچہ گھونسلہ سے گرتا ہے تو بچہ پَر کھولتا ہے اور اڑنے کی کوشش کرتا ہے لیکن عقاب اُس کے قریب ہی پرواز کرتا رہتا ہے۔ جب بچہ عقاب کافی

نیچے پہنچ جاتا ہے تو عقاب اُسے اپنے پروں پر بٹھا لیتا ہے۔ پھر بلندی پر لے جاتا ہے اور بڑے تحمل اور صبر سے اُسے ایک بار پھر گرا دیتا ہے۔ وہ اڑنے کی کوشش کرتا ہے نیچے کی جانب تیزی سے جاتا ہے پھر عقاب آ کر اُسے اپنے پروں پر اٹھا لیتا ہے۔ بار بار اِسے اوپر سے پھینکتا ہے اور وہ اڑنے کی کوشش کرتا ہے اور آخر وہ خود اڑنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ عقاب اپنے بچے کی تربیت کرتا ہے کہ وہ خود اڑ سکے اور اپنے لیے شکار تلاش کر سکے۔

ہمیں دوسروں کی تربیت کرنے اور اُنہیں آگے لانے کی ضرورت ہے۔ ہم خوف نہ کھائیں کہ وہ ہماری جگہ لے لیں گے، جب آپ اُنہیں آگے لائیں گے، موقع دیں گے تو وہ آپ کی عزت بھی کریں گے اور آپ کا کام اور ذمہ داریاں بھی بانٹی جائیں گی۔ مسیح یسوع نے بارہ شاگردوں کو تربیت دی پھر ایک سو بیس کی جماعت اور پھر یہ کام ساری دُنیا میں پھیل گیا۔ ''اور جو باتیں تُو نے بہت سے گواہوں کے سامنے مجھ سے سنی ہیں اُن کو ایسے دیانت دار آدمیوں کے سُپرد کر جو اَوروں کو بھی سکھانے کے قابل ہوں۔'' (۲ تیمتھیس ۲:۲)

11: عقاب تبدیلی کے عمل میں سے گزرتا ہے:

عقاب تبدیلی کے عمل میں سے گزرتا ہے یا ماضی سے نکل کر درخشاں مستقبل میں داخل ہوتا ہے۔ عقاب کی عمر تقریباً ستر برس تک ہوتی ہے یہ اُس کی اپنی مرضی ہے کہ نصف عمر تک جئے یا وہ اپنی طبعی عمر کو بھرپور طریقے سے پورا کرے۔ جب عقاب پینتس اور چالیس برس کے درمیان ہوتا ہے تو وہ مکمل طور پر بوڑھا ہو جاتا ہے۔ اُس کے پنجے کمزور ہو جاتے ہیں وہ کسی جانور یا پرندے کو اَب اپنی گرفت میں نہیں لا سکتا، اُس کی چونچ مڑ جاتی ہے وہ اپنے شکار کو زخمی نہیں کر سکتا۔ اچھے انداز سے جھپٹ نہیں سکتا۔ اَب اُس کے پَر اُس کی چھاتی سے لگ جاتے ہیں اور پرواز کرنا محال ہو جاتا ہے۔ یہ صورت حال اُس کے لیے بڑی پریشان کن ہوتی ہے۔ وہ جو کبھی پرندوں کا بادشاہ اور ہواؤں کا شہنشاہ تھا اَب بڑی مشکل میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ اَب یہ اُس کے اپنے اختیار میں ہے کہ اِس طرح کسمپرسی میں زندگی گزارے اور اپنے انجام کو پہنچ جائے یا وہ اپنی اِس حالت سے باہر نکلے اور ازسرِ نو ایک نئی زندگی کا آغاز کرے۔ ایک بہتر زندگی اور بہتر مستقبل پانے

کے لیے اَب اُس کے لیے ایک دردناک عمل میں سے گزرنا ضروری ہوگا۔ وہ خاموشی سے ایک چٹان پر بیٹھ جاتا ہے۔ اَب وہ زندگی کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہونے والا ہے۔ یہ بڑا تکلیف دہ عمل ہے لیکن وہ اپنی آزاد مرضی سے کرتا ہے اور موجودہ دکھ کی پرواہ کئے بغیر اپنے روشن مستقبل پر نگاہیں رکھے وہ یہ کام کر گزرتا ہے۔ وہ اپنی چونچ کو چٹان پر مارتا ہے آخرکار وہ ٹوٹ جاتی ہے۔ اَب وہ اپنی خوراک اور شکار حاصل نہیں کرسکتا بلکہ اِس انتظار میں ہوتا ہے کہ کوئی دوسرا عقاب اُس کو خوراک مہیا کرے۔ اور کوئی دوسرا عقاب جو اِس تجربہ میں سے گزرا ہوتا ہے اُس کے لیے خوراک مہیا کرتا ہے۔

وقت کے ساتھ ساتھ اَب اُس کی نئی چونچ نکل آتی ہے اور اِس چونچ کو مضبوط ہونے میں کچھ عرصہ درکار ہوتا ہے۔ اَب وہ اپنی چونچ سے اپنے پیروں یا پنجوں کے ناخن بھی اکھاڑ ڈالتا ہے۔ پہلے یہ پنجے اِتنے مضبوط تھے کہ وہ اِن کی مدد سے اپنے سے زیادہ وزن کے شکار کو اپنے پنجوں میں لئے اڑ جاتا تھا اور اپنی منزل پر پہنچ جاتا تھا۔ مگر اَب ایسا کرنا ممکن نہیں رہتا۔

اِس کے بعد اُس کے پَر جو اُس کی چھاتی سے لگ چکے تھے اور اُن کی مدد سے وہ اَب اڑ نہیں سکتا، آہستہ آہستہ اپنی تیز چونچ کی مدد سے اُن پروں کو بھی اکھاڑ دیتا ہے۔ اَب وہ بالکل برہنہ سا عقاب رہ گیا ہے، تمام کی تمام خوب صورتی جاتی رہی۔ اَب بس وہ انتظار ہی کرتا رہتا ہے کہ کب اُس کے پنجے اُگیں اور کب اُس کے پَر دوبارہ سے آئیں؟ اِس عرصہ میں تقریباً پچاس دن لگ جاتے ہیں اِس کے بعد وہ خوب صورت دن آتا ہے جب اُس کے پنجے اور پَر پھر سے نئی آن بان کے ساتھ نکل آتے ہیں۔ اَب ایک طرح سے اُس نے دوسرا جنم لے لیا ہے، وہ پھر سے جوان ہو گیا ہے، وہ ازسرِنو بحال ہو گیا ہے۔ ''وہ تجھے عمر بھر اچھی اچھی چیزوں سے آسودہ کرتا ہے۔ تُو عقاب کی مانند ازسرِنو جوان ہوتا ہے۔''

(زبور ۱۰۳:۵)

اَب یہ ایک نیا، ایک نوجوان عقاب ہے۔ اِس دردناک عمل میں داخل ہونے سے پہلے اُس کے پاس دو راستے تھے کہ یا تو وہ موت کا انتظار کرے یا تبدیلی کے تکلیف دہ عمل سے گزرے۔ بطور مسیحی ایمان دار آپ کو اپنی پرانی زندگی، سوچ اور روّیوں کو چھوڑنا ہے۔ ''وہ عقابوں کی مانند بال و پر سے اڑیں گے۔''

(یسعیاہ ۴۰:۳۱)۔ لازم ہے کہ ہم دلیری اور آزادی سے اپنی مسیحی دوڑ کو دوڑیں۔ آسمانی رویا کے نافرمان نہ ہوں جو رویا، سوچ، منصوبے خُدا نے آپ کو دیئے ہیں اُن پر عمل پیرا ہوں۔ اپنے منفی حالات سے اوپر رہ کر سوچیں اور کام کریں۔ مشکلات، مخالفت، منفی حالات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کریں۔ شکایت نہ کریں اپنے مستقبل پر، اپنے اجر پر نگاہ رکھیں۔ اپنے سے چھوٹوں کو خدمت کے لیے تیار کریں۔ خاندانی و خدمتی طور پر اپنے عہد پر قائم رہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ تربیت و تبدیلی کے لیے تیار رہیں۔ خداوند آپ کو برکت بخشے۔

☆☆☆☆☆☆